



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حج قرآن اور حج افراد نبی ﷺ کے اس حکم سے منسوخ ہو چکے ہیں، جو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حج تمتع کرنے کے سلسلہ میں دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

یہ قول باطل ہے۔ صحت کے لحاظ سے اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ حج تین قسم کا ہے۔ افراد، قرآن اور تمتع۔ جو شخص حج کرے اس کا احرام باندھنا بھی صحیح اور اس کا حج بھی صحیح ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں۔ لیکن اگر وہ اس کے بجائے عمرہ کا ارادہ کر لے تو یہ اہل علم کے صحیح تر قول کے مطابق افضل ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو، جنہوں نے حج افراد کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ کو ملا کر قرآن کا احرام باندھا تھا لیکن ان کے ساتھ قربانی نہ تھی، یہ حکم دیا کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام قرار دے لیں۔ پھر طواف اور سعی کریں، بال کتر وائیں اور احرام کھول دیں۔ گویا آپ ﷺ نے ان کے احرام کو باطل نہیں کہا بلکہ انہیں افضل عمل کی راہ دکھلائی۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا۔ یہ کوئی افراد حج کا نسخ نہیں تھا بلکہ یہ تو صرف نبی ﷺ کی ایسے عمل کی طرف راہنمائی تھی جو اس سے افضل و اکمل تھا... اور توفیق عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ